خود احتسابی اور اصلاح نفس: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

Self Accountability and Self Reformation: In the Light of the Prophet's (ﷺ) Biography

Muhammad Talha Murtaza
Research Scholar, Chakwal
Email: talhamurtaza835@gmail.com

Hafiz Amjad Ali Halo
M.Phil Scholar, Comparative Religion & Islamic Culture
University of Sindh Jamshoro
Email: amjadhalo103@gmail.com

Abstract

Self-accountability and self-reform are crucial topics that provide the foundation for spiritual and moral transformation in the light of the Prophetic Seerah ﷺ, holding great significance in both the individual and collective life of a Muslim. Islamic teachings emphasize not only the correctness of outward actions but also the development of inner self-sufficiency and self-confidence. Self-accountability means that a person evaluates their character and examines their deeds and behavior.The study of the life of the Noble Prophet ﷺ makes it clear that the process of reform begins with the individual. When a person acknowledges their shortcomings in the light of the Qur'an and Sunnah, meaningful change becomes possible. The Seerah ﷺ provides Muslims with a practical model to refine their character and align their lives with Islamic principles. The Prophet ﷺ demonstrated through his actions the importance of regular self-accountability, sincere repentance, and moral purity. The high standards of humility, patience, and justice he established in both private and social matters serve as timeless lessons in self-discipline.This study will examine practical methods and means of self-reform derived from the noble Seerah ﷺ, including prayer, remembrance of Allah (dhikr), sincere repentance, and righteous companionship. Finally, conclusions and recommendations will be presented to encourage individuals to adopt daily self-accountability and to highlight that true reform and development are possible only through sincere inner transformation.

Keywords: self-accountability, self-reform, Prophetic Seerah, moral development, Islamic ethics, character building, spiritual growth

تعارف

خود احتسابی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے انسان اپنی ذات کا جائزہ لیتا ہے اور اپنے اعمال و کردار کا محاسبہ کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں اس کی بہت زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے کیونکہ یہی عمل انسان کو اپنی کوتاہیوں اور گناہوں سے آگاہ رکھتا ہے اور انہیں درست کرنے کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں خود احتسابی ایمان کا ایک لازمی حصہ ہے اور یہی اصلاحِ معاشرہ کی پہلی سیڑھی ہے۔ اگر ہر فرد اپنی زندگی کا محاسبہ کرے تو وہ برائیوں سے بچ سکتا ہے اور معاشرے میں خیر و

صلاح کو عام کر سکتا ہے۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا اپنا نفسِ امارہ ہے جو اسے برائی اور گناہ کی طرف مائل کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا:

"﴿إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي﴾"[1]

ترجمہ: "بے شک نفس تو برائی کا بہت حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے۔"

اسی لیے نفس کا محاسبہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ وہی شخص کامیاب ہے جو اپنی خامیوں کو پہچانے، ان کا اعتراف کرے اور ان کی اصلاح کی کوشش کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"الكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ"[2]

یعنی: "عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے۔"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ خود احتسابی دراصل انسان کی روحانی ترقی اور گناہوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ یہی وہ عمل ہے جو فرد کو برائی سے بچا کر نیکی کی راہ پر لے آتا ہے اور ایک بہتر معاشرہ وجود میں لاتا ہے۔

خود احتسابی کی اہمیت

خود احتسابی صرف انسان کے ظاہری اعمال تک محدود نہیں بلکہ اس میں دل کے خیالات، نیت اور باطنی کیفیات بھی شامل ہیں۔ جب انسان اپنے دل و دماغ کا جائزہ لیتا ہے تو وہ غرور، تکبر اور خود پسندی سے بچ جاتا ہے، اور اس کے اندر عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے۔ اس عمل کے ذریعے انسان اپنی شخصیت کو سنوارتا ہے اور بہتر کردار کا مالک بنتا ہے۔ اگر وسیع تناظر میں دیکھا جائے تو خود احتسابی کا ایک اہم پہلو معاشرتی اصلاح بھی ہے۔ جب ہر فرد اپنے اعمال پر غور کرے اور اپنی غلطیوں کا اعتراف کرے تو اس کا اثر صرف فرد تک محدود نہیں رہتا بلکہ پورے معاشرے پر پڑتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدل، انصاف اور خیر کا غلبہ ہوتا ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا:

"﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾"[3]

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل (آخرت) کے لیے کیا آگے بھیجا ہے۔"

یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ خود احتسابی انسان کے ایمان اور تقویٰ کا حصہ ہے۔

---

1. سورۃ الیوسف: آیت 53۔
2. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، **سنن ترمذی**، حدیث: 2459۔
3. سورۃ الحشر: آیت 18۔

خود احتسابی کی عادت انسان کو نیکی کی طرف راغب کرتی ہے، گناہوں سے بچاتی ہے اور اسے کامیابی کی پہلی سیڑھی پر لا کھڑا کرتی ہے۔ اس عمل سے انسان اپنی خوبیوں اور خامیوں پر نظر رکھ سکتا ہے اور اپنے اندر پائے جانے والے مثبت و منفی رجحانات کو پہچان کر اصلاح کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

اصلاحِ نفس اور خود احتسابی

اگر غور کیا جائے تو انسان اپنی فطرت کے اعتبار سے کمزور ہے اور خواہشات کا تابع بن جاتا ہے۔ لیکن شریعت نے اسے یہ تعلیم دی ہے کہ وہ خواہشات پر قابو پا کر اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارے۔ اصلاحِ نفس کا آغاز انسان کی اپنی ذات سے ہوتا ہے اور یہ تب ہی مؤثر ہوتا ہے جب وہ اپنی غلطیوں کو پہچان کر ان کی اصلاح کی کوشش کرے۔

تزکیۂ نفس دراصل انسان کے باطن کو پاکیزہ کرنے کا نام ہے، اور اسی کے ذریعے انسان کو کامیابی اور جنت کی دائمی نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے گناہوں کو دھونے اور اصلاح کے کئی ذرائع فراہم کیے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا ذریعہ وہ ضمیر یا نفسِ لوامہ ہے جسے قرآن میں ذکر کیا گیا ہے، جو برائی کرنے کے بعد انسان کو ملامت کرتا ہے اور اسے توبہ و اصلاح کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل علیہم السلام بھی بھیجے تاکہ انسانوں کو گناہوں اور خواہشات کی غلامی سے نجات دلائیں اور ان کی رہنمائی کریں۔ جیسا کہ قرآن میں ہے:

"﴿قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا﴾"[4]

ترجمہ: "بیشک وہی کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا، اور وہ نامراد ہوا جس نے اسے گناہوں میں ڈبو دیا۔"

یہی تعلیمات ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ کامیابی کا حقیقی راستہ نفس کی اصلاح اور خود احتسابی کے ذریعے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

خود احتسابی قرآن کی روشنی میں

خود احتسابی (Self-Accountability) قرآن مجید کی ایک نہایت اہم تعلیم ہے۔ قرآن بار بار انسان کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کا جائزہ لے اور یاد رکھے کہ آخرت میں اسے اپنے ہر چھوٹے بڑے عمل کا حساب دینا ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾"[5]

ترجمہ: "پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے بھی دیکھ لے گا۔"

---

4. سورۃ الشمس آیت 10-9 ۔

5. سورۃ الزلزال آیت 8-7 ۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عمل چھوٹا یا بڑا نہیں، ہر چیز کا حساب لیا جائے گا۔ یہی تصور انسان کو اپنی زندگی کے ہر لمحے پر نظر رکھنے اور اپنے کردار کو درست کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا:

"﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾"[6]

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل یعنی آخرت کے لیے کیا آگے بھیجا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔"

یہ آیت براہ راست خود احتسابی کی دعوت ہے، جو مومن کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ اس کی روزمرہ زندگی آخرت کی تیاری میں کس قدر معاون ہے۔ قرآن کی ان تعلیمات سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ خود احتسابی ایک سچے مومن کی پہچان ہے۔ یہ نہ صرف انسان کو گناہوں سے روکتی ہے بلکہ آخرت کی کامیابی کی طرف بھی رہنمائی کرتی ہے۔ دراصل جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور اسے پاکیزہ رکھتا ہے، وہی اللہ کے نزدیک کامیاب اور فلاح پانے والا ہے۔

اصلاحِ نفس کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

نفس کی اصلاح (Self-Reformation) قرآنِ مجید کی ایک بنیادی تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو محض جسمانی وجود کے لیے پیدا نہیں کیا بلکہ اس کا اصل مقصد ایمان کی درستگی، اللہ کی بندگی اور تزکیۂ نفس ہے۔ اسی لیے قرآن پاک انسان کو بار بار یاد دلاتا ہے کہ اپنی روح اور کردار کو گناہوں کی آلودگی سے پاک کرے۔

نفس کی اصلاح کیوں ضروری ہے؟

قرآن مجید میں انسان کی کامیابی کو نفس کی پاکیزگی کے ساتھ مشروط قرار دیا گیا ہے۔ مفتی شفیع عثمانیؒ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "تزکیہ" کا مطلب ہے انسان کے ظاہر اور باطن کو پاک کرنا۔ کامیاب وہی ہے جو اللہ کی اطاعت کے ذریعے اپنے نفس کو گناہوں اور برائیوں سے محفوظ رکھے، اور ناکام وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کی غلامی میں ڈال دے۔

نفس کی اصلاح کے لیے ضروری امور

قرآن واضح کرتا ہے کہ اصلاحِ نفس کے لیے دو بنیادی چیزیں ضروری ہیں:

گناہوں سے بچنا

توبہ کی عادت اپنانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

6. سورۃ الحشر آیت 18۔

"﴿وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾"[7]

ترجمہ: "اور اے ایمان والو! سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

یہ آیت بتاتی ہے کہ کامیابی صرف اسی کے نصیب میں ہے جو اللہ کے حضور جھک جائے، گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے اور ہر وقت توبہ و استغفار کے ذریعے اپنے نفس کو پاکیزہ رکھے۔ اس طرح قرآن کریم کے مطابق تزکیۂ نفس ہی حقیقی فلاح کی کنجی ہے۔ جو انسان اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہے، اور جو خواہشات کا غلام بن جاتا ہے وہ خسارے میں رہتا ہے۔

خود احتسابی انسان کی اصلاح اور کامیابی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ عمل انسان کو اپنے باطن کا جائزہ لینے اور اپنی کمزوریوں کو سمجھنے کا موقع دیتا ہے۔ اس کے بغیر نہ فرد کی اصلاح ممکن ہے اور نہ ہی معاشرتی بہتری۔

اپنی غلطی کا احساس: خود احتسابی کے ذریعے انسان اپنی کوتاہیوں کو پہچانتا ہے اور ان کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے اعمال پر غور نہ کرے تو بار بار وہی غلطیاں دہراتا ہے اور اصلاح کا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا۔

دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت: دنیا کی کامیابی منصوبہ بندی اور محنت سے جڑی ہے، جبکہ آخرت کی کامیابی نیک اعمال سے وابستہ ہے۔ خود احتسابی دونوں جہانوں کی کامیابی کی ضامن ہے کیونکہ اس سے انسان اپنی زندگی کو درست سمت میں لے جاتا ہے اور اپنے اعمال کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

گناہوں سے بچاؤ کا ذریعہ: انسان کی فطرت ہے کہ وہ غلطی کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے اعمال پر غور کرتا رہے تو اپنی لغزشوں کا اعتراف کر کے ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے برعکس، اگر وہ خود احتسابی نہ کرے تو وہ گناہوں میں پھنستا چلا جاتا ہے۔

حدیث کی روشنی میں خود احتسابی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عاقل وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کی تیاری کرے، اور عاجز وہ ہے جو خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ پر جھوٹی امیدیں باندھے۔[8]"

ان آیات و احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ خود احتسابی ایمان کی علامت، گناہوں سے بچنے کا ذریعہ اور دنیا و آخرت کی کامیابی کا زینہ ہے۔ تزکیۂ نفس دراصل انسان کے باطن کو گناہوں اور برائیوں سے پاک کرنے کا نام ہے۔ جس شخص کے اندر یہ

---

[7]. سورۃ النور آیت 31۔

[8]. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، **سنن ترمذی**، حدیث 2459۔

صفت پیدا ہو جائے وہ حقیقی معنوں میں پاکیزہ اور کامیاب انسان شمار ہوتا ہے۔ بظاہر یہ ایک آسان سا عمل دکھائی دیتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ نہایت مشکل اور صبر آزما مرحلہ ہے، کیونکہ انسان کو اپنی خواہشات اور نفس کی کھینچاتانی کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

تزکیہ نفس کا عملی طریقہ

تزکیہ کے لیے ضروری ہے کہ انسان:

اپنے روزانہ کے اعمال کا جائزہ لے۔ نیک صحبت اور صالح لوگوں کی رفاقت اختیار کرے۔ توبہ و استغفار کو اپنی زندگی کا معمول بنالے۔ اپنے دل کو اللہ کے ذکر سے آباد رکھے۔

یہی وہ طریقہ ہے جو انسان کو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور اس کے دل کو سکون بخشتا ہے۔

قرآن کی روشنی میں تزکیۂ نفس

کامیابی صرف ظاہری اعمال میں نہیں بلکہ نفس کی پاکیزگی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دل کے سکون کو اپنے ذکر کے ساتھ جوڑا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ[9]"

ترجمہ: "جان لو! اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل کامیابی تزکیہ نفس کے ذریعے حاصل ہوتی ہے، کیونکہ یہی انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے، گناہوں سے بچاتا ہے اور دل کو حقیقی اطمینان عطا کرتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں خود احتسابی اور اصلاحِ نفس کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن و سنت کے مطابق انسان کی کامیابی اسی میں مضمر ہے کہ وہ اپنی ذات کا جائزہ لے، اپنی کمزوریوں کو پہچانے اور اپنے دل و نفس کو پاکیزہ رکھے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں:

"حاسِبوا أنفُسَكُم قبلَ أن تُحاسَبوا، وزِنوا أنفُسَكُم قبلَ أن تُوزَنوا[10]"

ترجمہ: "اپنے نفس کا محاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا حساب لیا جائے، اور اپنے اعمال کو تول لو اس سے پہلے کہ انہیں تولا جائے۔"

یہ قول اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ جو شخص دنیا میں اپنا حساب خود کر لیتا ہے، قیامت کے دن اس کا حساب آسان کر دیا جائے گا۔

اصلاح نفس کی ضرورت

---

[9]۔ سورۃ الرعد آیت 28۔

[10]۔ امام غزالی، احیاء علوم الدین للغزالی، ج4، ص 383۔

قرآن و سنت میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ کامیابی انہی کو نصیب ہوگی جو اپنے دل و نفس کو پاک رکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ألا وإن في الجسد مضغة إذا صلحت صلح الجسد كله، وإذا فسدت فسد الجسد كله، ألا وهي القلب[11]"

ترجمہ: "سن لو! جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، اگر وہ درست ہو جائے تو پورا جسم درست ہو جاتا ہے، اور اگر وہ خراب ہو جائے تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے، سن لو وہ دل ہے۔"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ دل اور نفس کی اصلاح ہی اصل دین ہے، کیونکہ اعمال کی درستی کا دارومدار دل کی پاکیزگی پر ہے۔

امام غزالیؒ لکھتے ہیں: "انسان کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کو گناہوں کی آلودگی سے پاک کرے اور اخلاقِ رذیلہ کو دور کر کے اخلاقِ حمیدہ کو اپنائے، کیونکہ اللہ کے قریب ہونے کا یہی راستہ ہے۔[12]"

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

"نفس کی اصلاح کے بغیر بندہ اللہ تک نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ نفس ہی تمام فتنوں اور برائیوں کی جڑ ہے، اور جس نے اپنے نفس کو قابو کر لیا، اس نے سب سے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔[13]"

مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مطابق: "اصلاح نفس ہی اصل دین ہے، باقی تمام عبادات اس کے لیے وسائل ہیں، اور جب تک باطن کی اصلاح نہ ہو، ظاہری عبادات کا فائدہ کم ہو جاتا ہے۔[14]"

مندرجہ بالا آیات، احادیث اور اقوالِ علما سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ خود احتسابی اور اصلاح نفس انسان کی حقیقی کامیابی کی بنیاد ہیں۔ جو شخص اپنے نفس کو قابو میں رکھے، گناہوں سے بچے اور اچھے اخلاق اپنائے، وہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب ہوگا۔

خود احتسابی اور اصلاح نفس کو ترک کرنے کے نقصانات

ایمان اور نیک اعمال میں کمزوری: جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ نہیں کرتا وہ رفتہ رفتہ گناہوں میں الجھ جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور نیک اعمال سے غفلت برتنے لگتا ہے۔ قرآن و حدیث میں واضح کیا گیا ہے کہ انسان کی

[11]۔ **بخاری**، امام، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**، کتاب الإیمان، حدیث:52۔

[12]۔ امام غزالی، احیاء العلوم، ج3، ص45، دار المعرفۃ بیروت۔

[13]۔ مدارج السالکین، ج2، ص326، دار الکتب العلمیۃ۔

[14]۔ تزکیۃ النفس، ص15، مکتبہ دار الاشاعت کراچی۔

ترقی عملِ صالح سے مشروط ہے۔ ایمان اور اعمال میں کمزوری کے بعد دل میں دنیا کی محبت آجاتی ہے اور آخرت کی یاد مٹنے لگتی ہے۔ اس سے دل کی سختی اور روحانی سکون کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

برے اخلاق اور بگاڑ کا پیدا ہونا؛ نفس کی اصلاح نہ کرنے والا شخص تکبر، حسد، بغض اور بد اخلاقی جیسے مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہی اخلاقی بیماریاں انسان کی شخصیت اور معاشرے کے لیے تباہ کن ثابت ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"شرّ الناس مَن يتّقى الناس شرَّه[15]"

ترجمہ: "لوگوں میں سب سے برا وہ ہے جس کے شر سے لوگ بچتے ہوں۔"

بد اخلاق انسان نہ صرف اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہے بلکہ لوگوں میں بھی سب سے زیادہ ناپسند کیا جاتا ہے۔

اجتماعی بگاڑ: فرد کی اصلاح نہ ہونا معاشرتی بگاڑ کو جنم دیتا ہے۔ جب ہر شخص اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتا اور خود احتسابی چھوڑ دیتا ہے تو پورا معاشرہ اخلاقی، دینی اور سماجی خرابیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ قرآن و حدیث ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ایک فرد کا بگاڑ آہستہ آہستہ اجتماعی فساد میں بدل جاتا ہے۔

دل کی سختی اور غفلت: نفس کی اصلاح نہ کرنے والا رفتہ رفتہ دل کی سختی اور غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

"فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ"

ترجمہ: "پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئے جن کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"بے شک گناہ کے بعد دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے، یہاں تک کہ دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے اور پھر حق کو پہچان نہیں پاتا۔[16]"

یہ حقیقت ہے کہ جو شخص خود احتسابی اور اصلاحِ نفس نہیں کرتا اس کا دل آہستہ آہستہ حق سے اندھا ہو جاتا ہے۔

خلاصہ

خود احتسابی اور اصلاحِ نفس کو ترک کرنے سے انسان ایمان کی کمزوری، اخلاقی بگاڑ، معاشرتی فساد اور روحانی غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن و سنت میں بار بار اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ ہر مسلمان اپنے نفس کا محاسبہ کرے، گناہوں سے بچے اور دل کو اللہ کی یاد سے زندہ رکھے۔ یہی حقیقی کامیابی کا راستہ ہے۔

نتیجہ

15۔ **بخاری**، امام، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**، حدیث 6032۔

16۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی، **سنن ابن ماجہ**، حدیث 4244۔

1. خود احتسابی اور اصلاحِ نفس انسان کی زندگی میں اخلاقی، روحانی اور سماجی ترقی کا سب سے بنیادی ذریعہ ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ جو شخص اپنے اعمال اور کردار کا مسلسل محاسبہ کرتا رہے، وہ نہ صرف بہت سے نقصانات سے محفوظ رہتا ہے بلکہ دنیا و آخرت کی کامیابی کا مستحق بھی بنتا ہے۔
2. خود احتسابی انسان کو یہ شعور عطا کرتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر لمحے کو اللہ کی رضا کے مطابق بسر کرے۔ یہ انسان کو اپنی کوتاہیوں پر فوراً متوجہ کر کے رجوع اور توبہ کی توفیق دیتی ہے۔ دراصل اپنی ذات کی اصلاح اور نفس کا تزکیہ ہر مسلمان کی سب سے اہم ذمہ داری ہے۔
3. اسلامی تعلیمات اس حقیقت پر زور دیتی ہیں کہ انسان اپنے اعمال کا بار بار جائزہ لے، کیونکہ آخرت کے دن ہر شخص کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ اس لیے کامیاب وہی ہے جو دنیا میں اپنا محاسبہ کرے اور دل و نفس کو پاکیزہ بنا کر اللہ کے قریب ہو۔

سفارشات

1. ہر مسلمان کو چاہیے کہ دن کے اختتام پر اپنے اعمال کا محاسبہ کرے، یہ دیکھے کہ کہاں کوتاہی ہوئی اور کن اعمال سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوئی۔
2. اصلاحِ نفس کے لیے اہلِ علم اور صالحین کی صحبت اختیار کرے تاکہ دین کی صحیح رہنمائی حاصل ہو اور گمراہی سے بچ سکے۔
3. خود احتسابی کو زندگی کا مستقل معمول بنایا جائے تاکہ انسان اپنی کمزوریوں کو پہچان کر ان کی اصلاح کر سکے۔
4. اپنے وقت کے بہتر استعمال کے لیے منصوبہ بندی کی جائے اور فضول مشاغل سے بچا جائے، کیونکہ وقت کا ضیاع اصلاحِ نفس کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔
5. اگر ہر فرد اپنی ذات کو سنوارنے کی کوشش کرے تو پورا معاشرہ خود بخود سنور جائے گا اور اجتماعی اصلاح کا عمل شروع ہو جائے گا۔